AL-‘ULŪM ISSN: 2709-3484 (Print) | 2709-3492 (Online)
https://alulum.net/ojs/index.php/aujis/about
(January-June 2023), 4:1(115-126)

اہانت رسول ﷺ کی سزا کتاب الشفاء کی روشنی میں

1. **عبدالوحید** لیکچرار اسلامیات، گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، کلور کوٹ، بھکر
2. **محمد زین العابدین** ایم فل سکالر، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور

The Punishment of Insulting the Prophet (peace be upon him) in the Light of *Kitāb ‘l-Shifā*

1. **Abdul Waheed** [1] Lecturer Islamic Studies, Govt Associate Collage, Kalorkote, Bahkhar,
2. **Muhammad Zain ul Abdin** MPhil Scholar University of Punjab Lahore

Keywords:
Prophet, *sīrah*, insulting, punishment, death, *Kitāb ‘l-Shifā*

Abstract: Dishonoring to the religious personality is a common issue in the humanity. In Islam, the dishonoring to the holy Prophet (peace be on him) is a punished matter which was discussed in *sīrah* literature. *Kitāb ‘l-Shifā* seems to be guiding us regarding the punishment for insulting the Prophet (peace be on him). A person who, with or without intention, is a bad sign for the Messenger of Allah, (peace be on him) or who explicitly says something that is injurious to saying bad words to the prophet Muhammad (peace be on him) or his dishonoring. Anyone who says such words because of punishment he will be killed. Such things in which there is any doubt he will be suspended on the one who narrated them, but the one who narrated them they will also be punished, but it will not be the death penalty. This article briefed the causes of dishonoring and way out of punishment for the person who dishonors the holy Prophet (peace be on him).

Abdul Waheed & M. Zain ul Abdin (2023), Punishment of Insulting the Prophet (peace be on him) in the Light of Kitāb ‘l-Shifā, Al-‘Ulūm Journal of Islamic Studies,4(1)

[1] Corresponding author Email: asadwaheedpak@gmail.com

حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی اصل ایمان اور اس کی بنیاد ہے۔ امت مسلمہ جن نازک مسائل کا شکار ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ اسلام، اہلِ اسلام، شعائر اسلام اور اسلام کی مقدس شخصیات سے متعلق بے ادبی، توہین اور استہزاء کے واقعات کا ظہور ہے۔ وقتاً فوقتاً اہل اسلام کے جذبات کو ٹھیس پہونچانے اور اسلام سے متعلق لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے دشمنان اسلام کی جانب سے ایک سازش کے تحت یہ کھیل رچا جارہا ہے۔ خاص کر پیغمبر اسلام کی توہین و تنقیص کا پہلو بار بار اجاگر کیا جانا اہل اسلام کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اس مسئلے کو مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے دیکھنے اور اس کا مظبوط حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں قرآن و سنت سے بالواسطہ بھی رہنمائی ملتی ہے اور مختلف علما کی تحاریر بھی اس کا حل پیش کرتی ہیں۔

رسالت مآب ﷺ کی طرف ذو معنی الفاظ کی نسبت

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی طرف کسی ذو معنی لفظ کی نسبت بھی قبول نہیں جیسا کہ سورہ بقرہ میں لفظ "راعنا" کے تحت بتایا گیا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا﴾ [1]

یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو راعنا (یعنی کانوں سے ہماری بات سن کر ہماری رعایت کیجئے) کہہ کر مخاطب کرتے تھے اس لفظ میں تنقیص کا پہلو نکال سکتا ہے کیونکہ یہودی لفظ راعنا سے نادانی اور بیوقوفی کے معنی مراد لیتے تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے لفظی اشتباہ کی وجہ سے اس لفظ کے استعمال سے مسلمانوں کو منع کردیا تاکہ کفار و منافقین کو سب و شتم اور استہزا کا موقع ہی نہ مل سکے۔[2]

ذو معنی لفظ یا کوئی ایسا لفظ جو بے محل رسالت مآب ﷺ کی طرف استعمال کیا جائے تو وہ موجب سزا ہے۔ جیسا کہ امام مالک سے ایک فتویٰ نقل کیا گیا ہے جس میں ایک شخص نے دوسرے کو فقیری اور غربت پر شرم دلائی یہ سن کر اس غریب و مفلوک الحال شخص نے کہا کہ تم مجھے غربت سے غیرت دلاتے ہو حالانکہ سید الانبیاء ﷺ نے بھی بکریاں چرائی تھیں۔ اس قائل کے بارے میں امام مالک نے فرمایا:

---

1 - القرآن، 2:104۔

2 - قاضی عیاض مالکی، الشفاء بتعریف، حقوق المصطفی (دبی: جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم الامارت العربیۃ المتحدۃ، 1434ھ)، 370۔

اس غریب نے حضور اکرم ﷺ کا ذکر بے موقع کیا ہے لہذا یہ شخص قابل سزا ہے۔ یا آپ ہی سے ایک اور قول بھی منقول ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے یہ سزاوار نہیں کہ جب اسے کسی کوتاہی پر تنبیہ کی جائے تو وہ کہے: مجھے کیا سمجھاتے ہو مجھ سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام سے خطائیں سرزد ہوئیں ہیں۔[3]

اس فتویٰ کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کوئی ایسا لفظ جس میں ذم کا معنی پایا جارہا ہو وہ جناب رسالت مآب ﷺ کے لیے نہیں بولا جاسکتا۔

الفاظ تنقیص کی نسبت

جناب ختمی مرتبت ﷺ کے لیے الفاظ تنقیص استعمال کرنے والا واجب القتل ہے چاہے وہ صراحتاً، کنایۃً یا اشارۃً ہی ایسا کرے۔ جیسا کہ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

ایسے الفاظ جن سے رسول اکرم ﷺ کی شان کی کمی کا پہلو نکلتا ہو مثلاً کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کو برملا گالی دے دے یا ایسے کلمات کہے جو گالی دینے کے لیے استعمال ہوتے ہوں یا عیب جوئی کرے یا ان الفاظ سے آپ ﷺ کی ذات اقدس، آپ ﷺ کے مبارک دین اسوہ یا خصائل میں سے کسی خصلت کو زک پہنچی ہو یا ذات نبوی پر کسی قسم کی تعریض کرے یا اس قسم کے اور دوسرے الفاظ استعمال کرے ایسے تمام الفاظ سب وشتم میں شمار ہوں گے اور ایسے الفاظ کہنے والے کے لیے وہی حکم ہے جو اہانت نبی ﷺ کرنے والے کے لیے ہے۔ اسے قتل کیا جائے گا اور وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں لہذا ایسے کلمات میں نہ تو کوئی استثناء گوارا کیا جائے گا اور نہ صراحت و کنایہ کے الفاظ میں کسی قسم کا شک وشبہ رکھا جائے گا۔[4]

رسول اکرم ﷺ کی طرف سے لعنت کرنے والا بھی ایسا ہی مجرم ہو گا اور جو حضور کے حق میں بدعا کرے یا آپ ﷺ کے نقصان کا خواہاں ہو یا ایسے کلمات استعمال کرے جو آپ ﷺ کے شایان شان نہیں یا آپ ﷺ کی ذات اقدس پر گزرنے والے مصائب کا تذکرہ کرکے شرم دلانے کی کوشش کرے یا وہ عوارض بشری جن کا ضرور ذات نبوی کے لیے جائز ہو یا حقہو د ہو اور ان کی وجہ سے آپ ﷺ کی ذات کو حقیر جانے تو یہ امور اہانت سے سمجھیں جائیں گے۔[5]

---

3 - نفس مصدر:385۔

4 - نفس مصدر:306۔

5 - نفس مصدر:390۔

یہ چند ایک مثالیں دے کر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی طرف سے کسی نقص کی نسبت توہین میں آتی ہے کہ اس لیے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ کو گالی دے وہ واجب القتل ہے۔

تعریض کرنا

اگر کوئی شخص جناب رسالت مآب ﷺ پر کسی بات کی نسبت نہیں کرتا صرف اشارہ کرتا ہے یا تعریض کرتا ہے تو وہ بھی قابل سزا ہے جیسا کہ مالک بن نویرہ نے گفتگو میں سرکار دو عالم ﷺ کو صاحبکم (تمھارے ساتھی) کا لفظ استعمال کر کے تعریف کی تو حضرت خالد بن ولید نے اس گستاخی پر اس دریدہ دہن کی گردن اڑادی۔[6]

ادنی توہین

شاتم رسول ﷺ اور بے باکی سے گستاخی کرنے والا تو واجب القتل ہے ایسی بات جس میں توہین کا ادنی شائبہ تک آجائے وہ بھی قتل کا حقدار ہے اور اسے قتل کیا جائے گا۔

امام مالک فرماتے ہیں:

> کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کوئی بری بات کہے یا عیب جوئی کیلئے کہہ کہ حضور اکرم ﷺ کی زرہ مبارک پھٹی ہوئی اور اس کو بھی نا چھوڑا جائے اور بغیر توبہ قبول کیے قتل کیا جائے۔[7]

ابوالحسن قالسبی نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے حضور اکرم ﷺ کو بوجھ اٹھانے والا ابو طالب کا یتیم کہا قتل کرنے کا فتویٰ دیا۔[8]

اسی طرح جس نے حضور اکرم ﷺ کی طرف نادانی کی نسبت کی یا جس نے تنقیص کے طور پر حقارت آمیز الفاظ کی نسبت رسالت مآب ﷺ کی طرف کی چاہے وہ معمولی الفاظ ہی ہوں جیسا کہ بکریاں چرانے والا، یا جادو کے اثرات سے متاثر ہونے والا اور کسی تکلیف کی وجہ سے یا لشکر کے ہزیمت اٹھانے یا دشمن کی ایذا رسانیوں کی وجہ سے جو اذیت

---

6 - نفس مصدر:423۔

7 - نفس مصدر:322۔

8 - نفس مصدر:497۔

آپ ﷺ کو اٹھانی پڑی اس سے عار دلائے یا حاکم بدہن یہ الزام تراشی کرے کہ آپ ﷺ کا میلان اپنی عورتوں کی جانب زیادہ تھا تو ان تمام صورتوں میں اس کو قتل کیا جائے گا۔[9]

گستاخی شرعی حد کو موجب ہے یا مستلزم کفر

گستاخی کرنے والا اگر مسلمان ہو تو آئمہ کے درمیان اس بات پر اختلاف ہے کہ آیا یہ گستاخی اسے اسلام کی حدود سے باہر نکالے گی یا نہیں۔ قاضی عیاض مالکی کے نزدیک گستاخ کا خون مباح ہونے میں کوئی اختلافی قول نظر نہیں آتا اور اکثر علماء کی تحقیق کے مطابق ایسے شخص کا کفر اور اس کا قتل اجماع سے ثابت ہے۔اس سلسلے میں زیادہ دلچسپ بات امام محمد بن سمنون نے کی ہے:

> علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم رسول ﷺ یا ان کی ذات میں نقص تلاش کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید وارد ہے اور امت مسلمہ کو یہ حکم ہے کہ یہ شخص واجب القتل ہے اور صرف اس پر اکتفا نہیں بلکہ ایسے دریدہ دہن اور گستاخ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔[10]

فقہ حنفی کی بنیادی کتاب ردالمختار اور دیگر مصادر میں اس حوالے سے بڑے واضح احکامات موجود ہیں۔اسلام میں اہانتِ رسول اور گستاخیِ رسول کا مسئلہ انتہائی نازک ہے،جو شخص چاہے کافر ہو یا مسلم امام الانبیاء رحمۃ للعالمین کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا آپ کی سیرت مبارکہ کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے یا آپ شان مبارکہ کے بارے میں گستاخی کرتا ہے یا آپ کے بارے میں سب وشتم کرتا ہے یا یا آپ کی طرف بری باتوں کو منسوب کرتا ہے،تو ایسا شخص کافر،مرتد،زندیق،ملحد اور واجب القتل ہے۔[11]

امام ابن تیمیہ اہانت رسول کی سزا کے بارے میں علامہ خطابی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> قال الخطابی: "لا أعلم أحدا من المسلمين اختلف في وجوب قتله" وقال محمد بن سحنون: "أجمع العلماء على أن شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المتنقص له كافر

9 - نفس مصدر،429۔

10 - نفس مصدر،513۔

11- محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقي الحنفي (التوفی:1252ھ)،رد المحتار على الدر المختار (بیروت: دار الفکر،الطبعۃ:الثانیۃ،1412ھ-1992م)،فصل فی الجزیۃ مطلب فی حکم سب الذمی النبی،4:213 ۔

والوعيد جار عليه بعذاب الله له وحكمه عند الأمة القتل ومن شك في كفره وعذابه كفر۔[12]

گستاخ رسول کی سزا

قرآن پاک کی کئی آیات اس مضمون کی حامل ہیں اور ملک پاکستان میں 295c کا آئین بننے کی جو ابحاث عدالت کے سامنے پیش کی گئی تھی وہ اس حوالہ سے بڑی مثال ہیں البتہ وہ ہمارا موضوع نہیں ہے۔ قاضی صاحب کتاب الشفا میں طبرانی کی ایک حدیث سے جو روایت کے اعتبار سے اس مضمون پر سب سے بہتر دلیل ہے مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں:

من سب نبيا فاقتلوه۔[13]

جو بھی نبی کریم ﷺ کی توہین کا مرتکب ہو اسے قتل کر دو۔

اس حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں جو توہین رسالت کا مرتکب ہو گا وہ قتل کا مستحق ہو گا اس لیے کہ دوسرے مسلمانوں کا قتل اور آپ ﷺ کی اہانت کا مجرم سزائے موت کا سزاوار ہے اور اس مسئلہ پر امت میں اجماع ہے۔

ایک اور حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے اس میں بھی حضرت علی فرماتے ہیں:

مَنْ سَبَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَاقْتُلُوهُ، وَمَنْ سَبَّ وَاحِدًا مِنْ أَصْحَابِي فَاجْلِدُوهُ۔[14]

جو کسی بھی نبی کو سب شتم کرے اسے قتل کر دو۔ اور جو کسی بھی صحابی کو سب و شتم کرے اسے کوڑوں کی سزا دو۔

12- تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (المتوفى: 728ھ)، الصارم المسلول على شاتم الرسول، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد (المملكة العربية السعودية: الحرس الوطني السعودي، س ن)، 4۔

13 - سلیمان بن احمد ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، ابو قاسم المعجم الاوسط للطبرانی، المحقق طارق بن عوض (السعودیہ: دار الحرمین، س ن)، رقم: 4602۔

14- ابو القاسم تمام بن محمد الدمشقي (المتوفى: 414ھ)، الفوائد، تحقيق: حمدي عبد المجيد (الرياض: مكتبة الرشد، الطبعة: الأولى، 1412)، ۱: ۲۹۵، رقم: 740۔

عدم قتل کی وجوہات

عہد نبوی ﷺ میں ہم ایک کثیر تعداد ایسے افراد کی دیکھتے ہیں جن میں اہانت رسول کے مرتکب افراد کو قتل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کعب بن اشرف، ابو رافع، ابن خطل اور اس کی باندیاں عقبہ بن ابی معیط اور دیگر افراد سے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں کئی ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جن گستاخ رسول ﷺ اور اہانت کے مرتکب افراد کو معافی دے دی گئی ان واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سے احباب خلط مبحث کا شکار ہو گئے ہیں تو ذیل میں ہم ان وجوہات کا ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے قتل کی سزا نہ دی گئی۔

نرمی اور درگزر

ابتداء میں جناب رسالت مآب ﷺ کا انداز مبارک یہودیوں اور منافقین کے ساتھ نرم مزاجی اور عفو ودرگزر کا تھا کہ لوگ اسلام کی طرف مائل ہوں اور اسلام سے دور نہ بھاگیں اور پیغمبر اسلام سے متنفر نہ ہوں اسی بات کو قرآن پاک نے اس پیرائے میں بیان کیا ہے۔

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾[15]

دشمنوں کو موقع نہ دینا

اگر ابتدائے اسلام میں ہی پیغمبر اسلام ﷺ توہین رسالت کے معاملے میں لوگوں کو سخت سزائیں دیتے تو کافی لوگ اس بات کو کسی اور پیرائے میں لے جاتے ہیں جب کہ منافقین جو کہ مسلمانوں میں ہی شامل تھے اگر انہیں قتل کروادیا جاتا تو جو دشمنان اسلام موقع کی گھات میں تھے انہیں یہ کہنے کا موقع مل جاتا کہ محمد ﷺ تو اپنے ساتھیوں کو مروا دیتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کا امیج خراب ہوتا اس چیز کو دیکھتے ہوئے پہلے توہین رسالت کے کچھ ملزمان کو معافی دے دی گئی۔

آداب مجلس سے ناواقفیت

بہت سے ایسے واقعات ہمیں ایسے ملتے ہیں کہ ان الفاظ کا اطلاق تنقیص یا گستاخی کی طرف جا سکتا ہے جیسے دونوں بدوؤں اور اعرابیوں کا رسول کریم ﷺ سے طرز تکلم تو اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ تنقیص کی نیت سے کوئی بات نہیں کرتے تھے بلکہ انھیں آداب مجلس کا پتہ نہیں ہوتا تھا۔[16]

---

15 - القرآن، 159:3۔

عدم علم کی بناپر سزا کا حکم

بعض معاملات ہمیں یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ عدم علم کی وجہ سے بھی سزا کی طرف سے تعرض کیا گیا اور یقیناً کئی سزائیں اس وجہ سے بھی موقوف ہوتی ہیں۔ رحمت عالم کا لطف وکرم حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا نہ کسی کو برا بھلا کہا[17] حقیقتاً اہانت رسول ﷺ کوئی شخصی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ حدود اللہ میں آتا ہے اللہ رب العزت کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ کوئی اس کے حبیب مکرم ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرے اس سب کے باوجود رسول کریم ﷺ کے پاس یہ اختیار موجود تھا کہ آپ کسی کو بھی اپنی جسارت کے بعد معافی عطا فرمادیں لیکن امت مسلمہ یا دنیا کے کسی فرد کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ اس معاملے میں کسی کو بھی چھوٹ دے یا اس کی توبہ قبول کی جائے۔

مستحقین سزا

قاضی عیاض کے مطابق بارگاہ نبوی ﷺ میں جو شخص بالقصد وارداہ توہین آمیز الفاظ استعمال کرے یا حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدس میں عیب جوئی کرے یا کسی امر ممکن کی آڑ لے کر نقص نکالے تو وہ واجب القتل ہے ہی، اور اگر کوئی شخص بلا قصد وارادہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ وتنقیص وعیب جوئی اور سب وشتم کا نہ تھا لیکن اس سے کوئی ایسا مفہوم نکلتا ہے جو آپ کے شایان شان نہیں یا ایسا کلمہ استعمال کیا جو برے مفہوم میں آتا ہے چاہے یہ جہالت کے سبب ہو یا سکر کی حالت میں اس جرم کا ارتکاب کرے، قلت حفظ ہو یا زبان کی لغزش ایسے معاملات میں یہ شخص بھی بلا توقف قتل کیا جائے گا کیوں کہ زبان کی لغزش یا دیگر عذر اس معاملہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔[18]

بلا جبر واکراہ اور غیر اضطراری کیفیت اور سزا

سزا کے لیے شرط یہ ہے کہ ایسے کلمے کا قائل بلا جبر واکرہ اور غیر اضطراری صورت میں یہ بات کرے ورنہ سزا لاگو نا ہوگی۔ لیکن اس معاملہ میں یہ بات قابل غور ہے کہ نشہ طاری ہو جائے یا نشہ طاری کر کے کوئی بات کی گئی

16 - قاضی عیاض، نفس مصدر، 613۔

17- نفس مصدر، 570۔

18- نفس مصدر، 613۔

تو وہ شخص سزا کا مستحق ہو گا اور اس کو اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔[19]

توبہ کی قبولیت وعدم قبولیت

اہانت رسول ﷺ کے مرتکب فرد کی توبہ قبول ہو گی یا نہیں اس بات پر اختلاف موجود ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اس کو قتل کیا جائے گا جب کہ امام اعظم ابو حنیفہ کا اس بارے میں موقف یہ ہے کہ اگر اہانت کا مرتکب ندامت کا اظہار کرے اور دل سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا جب کہ دیگر آئمہ کے نزدیک اسے ہر صورت میں قتل کیا جائے گا۔[20]

سزا کے فیصلے کا حق

توہین کا مرتکب شخص مباح الامر ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا خون بہانا واجب ہو جاتا ہے لیکن کیا اس صورت میں ہر ایک کو اجازت دے دی جائے گی کہ وہ اٹھ کر اس شخص کو مار دے ایسا نہیں ہے اس سلسلہ میں کتاب انبیاء میں جتنی بھی چیزیں یا واقعات ذکر کیے گئے ہیں ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توہین کا فیصلہ قاضی نے کرنا ہے اور سزا بھی وہی دے گا۔ اس معاملہ میں امام ابو حنیفہ کے موقف نے اس چور دروازے کو جس سے بہت زیادہ مسائل پیدا ہو سکتے تھے بند کر دیا۔[21]

مشتبہ اقوال

بہت سے اقوال ایسے ہوتے ہیں جو مشتبہ ہوتے ہیں جن میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ قائل نے اس معاملے میں نسبت کس کی طرف ہے؟ یا اس میں برائی کا شائبہ ہے بھی یا نہیں؟ ایسے قائلین کے بارے میں دو موقف ہیں۔ جس کو حرمت نبوی کا زیادہ پاس ہے جہاں شائبہ گزرا وہاں قتل کا حکم لگایا ہے اور جس کو احترام آدمیت کا زیادہ پاس تھا انہوں نے قتل کی بجائے کم سزا تجویز کی ہے لیکن سزا ہر صورت ملے گی۔[22]

19- نفس مصدر،613۔

20- نفس مصدر،613۔

21 - نفس مصدر،427۔

22- نفس مصدر،613۔

کلام شعراء

بے احتیاطی میں شعراء کا کوئی مقابلہ نہیں اکثر و بیشتر ایسا کلام پڑھتے ہیں جس میں کئی قسم کے اعتراضات ہوتے ہیں اگر کسی شعر میں ایسی بات ہو جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی برابر بتائے یا کسی دوسرے کو آپ سے زیادہ بنا کر دکھائے یہ قتل کا نہیں لیکن سزا کا مستوجب ضرور ہے۔[23]

نتائج

اس مقالے کی روشنی میں درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

اللہ کے انبیا میں سے کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص یا سب و شتم قابل سزا ہے۔ توہین رسالت کی سزا قتل ہے۔

سزا دینے کا اختیار صرف حکومت وقت کو ہے۔

23- نفس مصدر، 613۔

سفارشات

مندرجہ بالا بحث کو سمیٹتے ہوئے کتاب الشفا کی روشنی میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

1. ایسی روایات کو ذکر نہ کیا جائے خصوصاً سوشل میڈیا پر اس کی تشہیر نہ کی جائے۔
2. جناب رسالت مآب ﷺ کا ذکر کرنے کے لیے ادبی اور شائستہ زبان استعمال کی جائے اور ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جن میں بے ادبی کا احتمال نہ ہو۔
3. واعظین دوران گفتگو ادب کا پہلو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔
4. عادی شعراء اور ایسے لوگ جو زبان درازی میں مشہور ہیں ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔
5. ہر چیز کو جڑ سے ختم کرنے ضرورت ہوتی ہے اس لیے توہین نفوس قدسیہ پر قرار واقعی سزائیں دی جائیں تاکہ کسی کو توہین رسالت کی ہمت نہ ہو۔
6. مسلمانوں کو تمام دنیا میں مل کر اس قانون کا محافظ بننا چاہئے اور ایسا کام کرنے والے افراد، اداروں اور ملکوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔
7. رسول اکرم ﷺ کی امن و آشتی کی درخشندہ مثالوں سے لوگوں تک اسلام اس انداز سے پیش کیا جائے جس سے وہ متنفر نہ ہوں اور نہ ہی دشمنی پر اتریں۔

Bibliography

1. Al-Qur'ān
2. ʿAyyāḍ Mālikī, *al-Shifāʾ bi Taʿrīf, Ḥuqūq al-Muṣṭafā*, al-ʾImārāt al Arabīyah al-Muttaḥidah, 1434H.
3. Sulaymān ibn Aḥmad Ayyūb ibn Ṭabarānī, *al-Muʿjam al-Awsaṭ li-l-Ṭabarānī*, KSA: Dār al-Ḥaramayn.
4. Tammam b. Muhammad Abdullah al-Damishqi, a*l-Fawaid, Al-Muhqiq*, Riyadh: Maktabat ʻl-Rushd, 1412H.
5. Taqi ʻl-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abdul Halim ibn Abdul Salam ibn Abdullah ibn Abu al-Qasim ibn Muhammad ibn Al-Sarim, *al-Maslul Ala Shatim al-Rasul, Taymiyya al-Harrani al-Hanbali al-Dimashqi*, KSA: Saudi National Guard.
6. Sulaiman ibn Ahmad Ayyub ibn Matir al-Lakhmi al-Shami, Abu Qasim, *al-Mu'jam Al-Awsat li al-Tabarani*, KSA: Dar al-Haramayn.